229

# خطبہ جمعۃ المبارک

## سیرت و شخصیت حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

## صحابہ کرام اور ائمہ و مجتہدین کی نظر میں

خالق کی بات مخلوق تک

(تحریر و ترتیب)


**ڈاکٹر مفتی عابد الرحمن عفی عنہ**

لیکچرر اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور، خطیب جامع مسجد خاتم النبیین ﷺ ہارون آباد


9 جنوری 2026/19 رجب المرجب 1447


ناشر: مجلس خطباء اہلسنت پاکستان

# فہرست عنوانات

## عربی خطبہ

إنَّ الْحَمْدَ لِلهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلاَ هَادِىَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

أما بعد ! فَاعَوذُ بِاالله مِنَ الشَيطَانِ الرَجِيم بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيم۔

## آیات قرآنی

(1) "اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّاؕ-لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ مَغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِیْمٌۚ"([1])

" یہی سچے مسلمان ہیں ان کے لیے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور بخشش ہے اور عزت کی روزی۔"

(2) "رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًاؕ-ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ " ([2])

" اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور ان کے لیے تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔ "

(3) "اُوْلٰئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الاِیْمَانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا رَضِىَ االلّٰه عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ أُوْلٰئِکَ حِزْبُ االله ِاَلآ إِنَّ حِزْبَ االله ِهُمُ الْمُفْلِحُوْنَ "([3])

یہ وہ (اصحابِ رسول ﷺ) ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے (پتھر پر لکیر کی طرح) ایمان لکھ دیا ہے اور نصرتِ غیبی سے ان کی تائید فرمائی اور وہ انہیں

---

[1] ۔ سورۃ، الانفال آیت نمبر ۴۔

[2] ۔ سورۃ توبہ، آیت نمبر ۱۰۰۔

[3] ۔ المجادلہ:۲۲

ایسے باغات میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں چلتی ہیں،وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔ وہ اللہ کا لشکر ہیں اور سن لو اللہ کا لشکر ہی کامران ہونے والا ہے۔"

## احادیث مبارکہ

(1) إِنَّ اللّٰهَ نَظَرَ فِيْ قُلُوْبِ الْعِبَادِ فَوَجَدَ قَلْبَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ قُلُوْبِ الْعِبَادِ، فَاصْطَفَاهُ لِنَفْسِهٖ، فَابْتَعَثَهٗ بِرِسَالَتِهٖ ، ثُمَّ نَظَرَ فِيْ قُلُوْبِ الْعِبَادِ بَعْدَ قَلْبِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ قُلُوْبَ أَصْحَابِهٖ خَيْرَقُلُوْبِ الْعِبَادِ، فَجَعَلَهُمْ وُزَرَاءَ نَبِيِّهٖ يُقَاتِلُوْنَ عَلٰى دِيْنِهٖ ، فَمَا رَأٰى الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ وَمَا رَأَوْا سَيِّئًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ سَيِّئٌ۔" ([1])

" ''اللہ تعالیٰ نے اپنے سب بندوں کے دلوں پر نظر ڈالی تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب کو ان سب قلوب میں بہتر پایا، ان کو اپنی رسالت کے لیے مقرر کر دیا، پھر قلب محمد ﷺ کے بعد دوسرے قلوب پر نظر فرمائی تو اصحابِ محمد ﷺ کے قلوب کو دوسرے سب بندوں کے قلوب سے بہتر پایا، ان کو اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی صحبت اور دین کی نصرت کے لیے پسند کر لیا۔''

[1]۔ مسند احمد، رقم الحدیث:۳۴۶۸

# تمہید

برادرانِ اسلام!

صحابہ کرام اس امت کے سب سے افضل واعلی لوگ تھے، انہوں نے نبی کریم ﷺ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا، ان کے ساتھ مل کر کفار سے لڑائیاں کیں، اسلام کی سربلندی اور اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی کے لئے اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کر دیا۔

پوری امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ صحابہ کرام تمام کے تمام عدول ہیں یعنی دیانتدار، عدل اور انصاف کرنے والے، حق پر ڈٹ جانے والے اور خواہشات کی طرف مائل نہ ہونے والے ہیں۔ صحابہ کرام کے بارے میں اللہ تعالی کا یہ اعلان ہے کہ اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہیں۔ لیکن بعض لوگوں نے صحابہ کرام کے باہمی اجتہادی اختلافات کو سامنے رکھ کر ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دینا شروع کر دی ہے۔ اہلسنت والجماعت کے اسلاف نے مشاجرات صحابہ کے بارے میں امت نے ہمیشہ محتاط موقف اختیار کیا ہے اور ان کے باہمی اختلافات کو حسن ظن پر محمول کر کے صحابہ دشمنی سے امکانی حد تک اجتناب کیا ہے۔

## اللہ تعالی کی خوشنودی صحابہ کرام کے ساتھ

صحابہ کرامؓ کی عظمت کیلئے یہ بات ہی کافی ہے کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے ان کو اس دنیا میں ہی اپنی رضا وخوشنودگی کی خوشخبری سنا دی تھی۔ قرآن کریم نے بھی ان کو "خیر امت" اور "امت وسط" سے تعبیر کیا ہے صحابہ کرامؓ اپنے باہمی مشاجرات و اختلافات کے باوجود عادل و صادق اور امت کے ھدی خواں ہیں۔ تمام اہل سنت اور سلف امت کے نزدیک عامۃ الناس کو ایسے مباحث و مسائل کو زیر بحث لانے سے گریز کرنا چاہیے جو مشاجرات صحابہ واختلافات صحابہ پر مشتمل ہوں۔

دینِ اسلام کا منبع اور سرچشمہ وحیِ الٰہی ہے، جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی جانب سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی، خواہ وہ وحیِ الٰہی قرآن کریم کی صورت میں ہو یا سنتِ رسول اور احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں ہو۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وحیِ الٰہی اور دینِ اسلام کو لینے کے لیے اللہ تبارک وتعالیٰ ہی نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جیسی مقدس جماعت کو حضور اکرم ﷺ کی صحبت، تعلیم اور تلقین کے لیے منتخب فرمایا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا اسلام اور شریعتِ اسلام میں خاص مقام ہے۔ یہ ایک ایسی مقدس جماعت ہے جو رسول اللہ ﷺ اور عام اُمت کے درمیان اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ایک واسطہ ہے۔ اس واسطہ کے بغیر نہ اُمت کو قرآن کریم ہاتھ آسکتا ہے۔

## صحابہ کرام دنیا کے پاکیزہ ترین نفوس

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

إِنَّ اللّٰهَ نَظَرَ فِيْ قُلُوْبِ الْعِبَادِ فَوَجَدَ قَلْبَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ قُلُوْبِ الْعِبَادِ، فَاصْطَفَاهُ لِنَفْسِهِ، فَابْتَعَثَهٗ بِرِسَالَتِهٖ ، ثُمَّ نَظَرَ فِيْ قُلُوْبِ الْعِبَادِ بَعْدَ قَلْبِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ قُلُوْبَ أَصْحَابِهٖ خَيْرَقُلُوْبِ الْعِبَادِ، فَجَعَلَهُمْ وُزَرَاءَ نَبِيِّهٖ يُقَاتِلُوْنَ عَلٰى دِيْنِهٖ ، فَمَا رَأَى الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ وَمَا رَأَوْا سَيِّئًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ سَيِّئٌ۔" ([1])

''اللہ تعالیٰ نے اپنے سب بندوں کے دلوں پر نظر ڈالی تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب کو ان سب قلوب میں بہتر پایا، ان کو اپنی رسالت کے لیے مقرر کر دیا، پھر قلب محمد a کے بعد دوسرے قلوب پر نظر فرمائی تو اصحابِ محمد ﷺ کے قلوب کو دوسرے سب بندوں کے قلوب سے بہتر پایا، ان کو اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی صحبت اور دین کی نصرت کے لیے پسند کر لیا۔''

1۔ مسند احمد، رقم الحدیث:۳۴۶۸

## سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا مختصر تعارف

سیدنا معاویہ ان جلیل القدر صحابہ کرام میں سے ہیں، جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے لئے کتابت وحی جیسے عظیم الشان فرائض سر انجام دیئے۔ سیدنا علی کی وفات کے بعد ان کا دور حکومت تاریخ اسلام کے درخشاں زمانوں میں سے ہے۔ جس میں اندرونی طور پر امن اطمینان کا دور دورہ بھی تھا اور ملک سے باہر دشمنوں پر مسلمانوں کی دھاک بھی بیٹھی ہوئی تھی۔ لیکن افسوس کہ بعض نادان مسلمان بھائیوں نے ان پر اعتراضات اور الزامات کا کچھ اس انداز سے انبار لگا رکھا ہے کہ تاریخ اسلام کا یہ تابناک زمانہ سبائی پروپیگنڈے کے گرد و غبار میں روپوش ہو کر رہ گیا ہے۔

## مختصر تعارف سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

**صحابیِؓ رسول**، کاتبِ وحی، خالُ المؤمنین و خلیفۃُ المسلمین حضرتِ سَیّدُنا امیر مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جو کہ اوّل ملوکِ اسلام (پہلے سلطانِ اسلام) بھی ہیں (بعثتِ نبوی سے پانچ سال قبل پیدا ہوئے۔ ([1])

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ صحابی رسول حضرت ابوسفیان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بیٹے اور اُمّ المومنین حضرتِ اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بھائی ہیں۔

## سلسلہ نسب سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

آپ کا سلسلہ پانچویں پشت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے، عمرۃ القضاء کے سال یعنی صلح حدیبیہ کے اگلے سال اور بعض روایات کے مطابق صلح حدیبیہ کے سال ہی اسلام قبول کیا، لیکن اپنے اسلام قبول کرنے کا اعلان فتح مکہ کے موقع پہ کیا۔

---

[1] ۔ دلائل النبوۃ للبیھقی، ج6، ص243، ملتقطاً۔ تاریخ ابن عساکر، ج3، ص208۔ الاصابۃ، ج6، ص120

## قبل از اسلام حضرت معاویہؓ کی خصوصیت

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی سیرت طیبہ میں ایک عجیب بات یہ نظر آتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت مدینہ کے بعد قریش مکہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جتنی بھی جنگیں ہوئیں، کسی ایک جنگ میں بھی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ مشرکین مکہ کے ساتھ اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف لڑنے کے لئے نہیں آئے، حالانکہ ہر جنگ کے سرخیل ان کے والد ابو سفیان ہی ہوتے تھے، اگر پہلی جنگ "جنگ بدر" ہی کو دیکھ لیا جائے تو جنگ بدر کے موقع پہ آپ کی عمر تقریبا بیس سال تھی، لیکن بدر، اُحد، خندق وغیرہ سمیت کہیں بھی کسی بھی جنگ میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اسلام کے مدمقابل نظر نہیں آتے۔

اعلان اسلام کے بعد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا ہر لمحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں گذرا، آپ ﷺ نے انہیں کاتب وحی بھی مقرر کیا، اور دیگر ممالک کے حکمرانوں سے جو خط و کتابت ہوتی تھی، اس کو لکھنے کی ذمہ داری بھی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی تھی

## فضائل سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ احادیث کی روشنی میں

فاتح عرب و عجم، کاتب وحی، برادر نسبتی پیغمبر، راز دار نبوت، امام تدبر و سیاست، خال المومنین، امیر المومنین، سید الرسل امام الانبیاء خاتم المعصومین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک نہایت ممتاز و جلیل القدر صحابی سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ آسمان نبوت کے وہ ستارے اور چمنستان محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ پھول ہیں کہ جن کی کی شان میں کئی احادیث مروی ہیں۔

حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کے بارے میں یوں دعا فرمائی:اے اللہ عَزَّوَجَلَّ !انہیں(امیر معاویہ کو )ہدایت دینے والا،ہدایت یافتہ بنا اور اِن کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے۔([1])

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ چالیس سال تک حکومتی مَنۡصَب پر جلوہ اَفروز رہے۔جن میں 10 سال امیر المومنین حضرتِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ جیسے عادل ونَقَّاد خلیفہ کا سنہری دور بھی شامل ہے۔

دوسری جگہ آپؓ کی علمی وفنی ترقی اور فلاحِ آخرت کی دعا فرمائی۔

اللهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ وَقِهِ الْعَذَابَ ([2])

ترجمہ۔۔اے اللہ!معاویہ کو کتاب اللہ اور حساب کا علم عطا فرمااور عذاب سے محفوظ فرما۔

حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو قیمتی نصائح سے بہرہ ور فرمایا،مسندِ احمد ہی میں ہے آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم نے حضرت معاویہ کو نصیحت فرمائی کہ اے معاویہ!اگر تمہیں حکومت دی جائے تو تقویٰ اختیار کرنا اور عدل وانصاف سے کام لینا۔([3])

## حضرت عمر فاروقؓ کی حضرت معاویہ کے متعلق رائے

حضرتِ عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ فرمایا کرتے:تم قیصر وکِسریٰ اور ان کی عقل ودانائی کا تذکرہ کرتے ہو جبکہ معاویہ بن ابوسفیان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ موجود ہیں۔([4])

---

[1]۔ترمذی،ج5،ص455،حدیث:3868

[2]۔مسند أحمد،۲۸/۳۸۳،رقم الحدیث ۱۷۱۵۲

[3]۔رقم الحدیث ۱۶۹۳۳

[4]۔تاریخ طبری،ج3،ص264

حضرت سَیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے زمانۂ خلافت میں اِسلامی سلطنت خُراسان سے مغرب میں واقع افریقی شہروں اور قُبْرُص سے یَمَن تک پھیل چکی تھی۔

## اوصافِ مبارکہ

حضرت سیّدُنا امیر معاویہ رضیَ اللّٰہُ عنہ اخلاص اور عہد و وفا، علم و فضل اور فقہ و اجتہاد، حسنِ سلوک، سخاوت، تقریر و خطابت، مہمان نوازی، تحمل و بُردباری، غریب پروری، خدمتِ خَلق، اطاعتِ الٰہی، اتّباعِ سنّت، تقویٰ اور پرہیز گاری جیسے عمدہ اوصاف سے مُتَّصِف تھے۔ بُردباری ایک مرتبہ ایک آدمی نے آپ رضیَ اللّٰہُ عنہ سے سخت کلامی کی مگر آپ نے خاموشی اختیار فرمائی، یہ دیکھ کر کسی نے کہا: اگر آپ چاہیں تو اسے عبرت ناک سزا دے سکتے ہیں، فرمایا: مجھے اس بات سے حیا آتی ہے کہ میری رِعایا میں سے کسی کی غلطی کی وجہ سے میرا حِلم (یعنی قوت برداشت) کم ہو۔ ([1])

## اصلاحِ نفس کا جذبہ

آپ رضیَ اللّٰہُ عنہ اپنے کام کو سنوارنے کے ساتھ ساتھ اپنی اصلاح کا جذبہ بھی رکھتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضیَ اللّٰہُ عنہا کو مکتوب روانہ کیا کہ مجھے وہ باتیں لکھ دیں جن میں میرے لئے نصیحت ہو۔ ([2])

---

[1] ۔ حلم معاویہ لابن ابی الدنیا، ص:22

[2] ۔ ترمذی، ج4، ص186، حدیث:2422

## فرمانِ حضرت علی رضی اللہ عنہ

جنگِ صِفّین کے بعد امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ وَجہَہُ الکریم نے حضرت امیر معاویہ رضیَ اللہُ عنہ کے بارے میں فرمایا: معاویہ کی حکومت کو ناپسند نہ کرو کہ اگر وہ تم میں نہ رہے تو تم سَروں کو کندھوں سے ایسے ڈھلکتے ہوئے دیکھو گے جیسے اندرائن (ایک پھل)۔(یعنی تم اپنے دشمن کے سامنے نہیں ٹھہر سکو گے۔([1])

## شیرِ خدا حضرت علیؓ سے محبّت

حضرت علی کَرَّمَ اللہُ وَجہَہُ کی شہادت کی خبر سُن کر آپ نے حضرت ضرار رضیَ اللہُ عنہ سے فرمایا: میرے سامنے حضرت علیؓ کے اوصاف بیان کریں۔ جب حضرت ضرار رضیَ اللہُ عنہ نے حضرت سیّدُنا علی کَرَّمَ اللہُ وَجہَہُ الکریم کے اوصاف بیان کئے تو آپ رضیَ اللہُ عنہ کی آنکھیں بھر آئیں اور داڑھی مبارک آنسوؤں سے تَر ہو گئی، حاضرین بھی اپنے اوپر قابو نہ رکھ سکے اور رونے لگے۔([2])

## اہلِ بیت سے حضرت معاویہؓ کی محبت اور ان کی خدمت

حضرت امام حُسین رضیَ اللہُ عنہ کو بیش قیمت نذرانے پیش کرنے کے باوجود آپ ان سے مَعْذِرَت کرتے اور کہتے: فی الحال آپ کی صحیح خدمت نہیں کرسکا آئندہ مزید نذرانہ پیش کروں گا۔([3])

---

[1]۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ج8، ص724، رقم:18
[2]۔ حلیۃ الاولیاء، ج1، ص126 مختصراً
[3]۔ کشف المحجوب، ص77 ماخوذاً

## کعبہ میں نماز

جب آپ رضیَ اللہُ عنہ مکۂ مکرّمہ میں داخل ہوئے تو حضرت عبدُاللہ بن عمر رضیَ اللہُ عنہُما سے سوال کیا: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کعبہ میں کس جگہ نماز پڑھی تھی؟ انہوں نے کہا: دیوار سے دو یا تین ہاتھ کا فاصلہ رکھ کر نماز پڑھ لیجئے۔([1])

## موئے مبارک کا دھوون پیا

ایک بار آپ رضیَ اللہُ عنہ مدینۂ مُنوّرہ تشریف لائے تو حضرت سیّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضیَ اللہُ عنہا کی خدمتِ عالیہ میں آدمی بھیجا کہ آپ کے پاس رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رِدا یعنی چادر مُقدّسہ اور موئے مبارک ہیں، میں ان کی زیارت کرنا چاہتا ہوں، حضرت سیدۃ عائشہ صِدّیقہ رضیَ اللہُ عنہا نے وہ دونوں مُتبرّک چیزیں بھجوادیں۔ آپ رضیَ اللہُ عنہ نے حصولِ بَرَکت کے لئے چادر مبارک کو اوڑھ لیا پھر ایک برتن میں موئے مبارک کو غسل دیا اور اس غَسالَہ کو پینے کے بعد باقی پانی اپنے جسم پر مَل لیا۔([2])

## وصالِ مبارک

آپ رضیَ اللہُ عنہ کے پاس حضور سیّدِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے تَبرّکات میں سے اِزار تہبند شریف، ردائے اقدس، قمیصِ اطہر، موئے مبارک اور ناخنِ بابرکت کے مقدّس تراشے تھے، تَبرّکات سے برکات حاصل کرنے اور اہلِ بیت و صحابۂ کرام علیہِمُ الرِّضوان کی خدمت کا سلسلہ جاری ساری تھا کہ وقت نے سفرِ زندگی کے اختتام پذیر ہونے کا اعلان کردیا چنانچہ بوقتِ انتقال

---

[1]۔ اخبارِ مکۃ للازرقی، ج1، ص378

[2]۔ تاریخ ابنِ عساکر، ج59، ص153

وصیّت کی کہ مجھے حضورِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اِزار شریف وردائے اقدس و قمیصِ اطہر میں کفن دینا، ناک اور منہ پر موئے مبارک اور ناخنِ بابرکت کے تراشے رکھ دینا اور پھر مجھے اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْن کے رحم پر چھوڑ دینا۔ (1)

کاتبِ وحی، جلیلُ القدر صحابیِ رسول حضرت سیّدُنا امیر معاویہ رضیَ اللہُ عنہ نے 22 رجب المرجب ساٹھ ہجری میں 78 سال کی عمر میں داعیِ اَجل کو لبیک کہا۔ حضرت ضَحّاک بن قَیس رضیَ اللہُ عنہ نے نمازِ جنازہ پڑھانے کا شرف حاصل کیا جبکہ دِمَشْق کے بابُ الصغیر کو آخری آرام گاہ ہونے کا اعزاز بخشا گیا۔ (2)

## شمسُ الائمہ امام سَرَخْسی کا واقعہ

شمسُ الائمہ امام سَرَخْسی رحمۃُ اللہِ علیہ نے مبسوط میں یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ پہلے پہل امامِ جلیل محمد بن فضل الکماری رحمۃُ اللہِ علیہ (سالِ وفات: 381ھ) حضرت سیّدُنا امیر معاویہ رضیَ اللہُ عنہ کے خلاف بدگوئی اور عیب جوئی میں مبتلا ہوگئے تھے پھر ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ ان کے منہ سے لمبے لمبے بال نکل کر پاؤں تک لٹک گئے ہیں اور وہ ان بالوں کو اپنے پاؤں میں روندتے چلے جارہے ہیں جبکہ زبان سے خون جاری ہے جس سے ان کو سخت تکلیف اور اذیت ہورہی ہے، بیدار ہونے کے بعد انہوں نے تعبیر بتانے والے سے اس کی تعبیر پوچھی تو اس نے کہا: آپ کِبار صحابہ علیہمُ الرِّضوان میں سے کسی صحابی کی بدگوئی اور ان پر طعن کرتے ہیں، اس فعل سے بچئے اور اجتناب کیجئے۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اس سے فوراً تائب ہوگئے۔ (3)

---

1۔ تاریخ ابن عساکر، ج59، ص229 تا 231

2۔ معجم کبیر، ج19، ص305، رقم: 679، استیعاب، ج3، ص472

3۔ المبسوط، جز: 24، ج12، ص57

## امام نافع کا قول

امام نافع رح کی یہ بات آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہے، اپنے شاگردوں سے فرمایا:"سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان پردہ ہیں، جو یہ پردہ چاک کرے گا، وہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہ پر لعن طعن کی جرات کر سکے گا۔

## مولانا رشید احمد گنگوہی کا قول

فقیہ النفس حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی فرماتے ہیں:"سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا شمار ان عظیم المرتبت صحابہ رضی اللہ عنھم میں ہوتا ہے، جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت سے منفرد حصہ پایا۔"

## مولانا احمد رضا خان بریلوی کا قول

اسی طرح مولانا احمد رضا خان بریلوی لکھتے ہیں:"جو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کرے، وہ جہنمی کتوں میں سے ایک کتا ہے، ایسے شخص کے پیچھے نماز حرام ہے۔([1])

## سید نذیر حسین دہلوی کا قول

شیخ حضرت سید نذیر حسین دہلوی (اہل حدیث) فرماتے ہیں:سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کفر کی حالت میں بھی کبھی اسلام کے خلاف تلوار نہیں اٹھائی، قبول اسلام کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے اسلام کی بے مثال خدمت کی۔

یہی وجہ ہے کہ ہم اہل سنت والجماعت مقام صحابہ رضی اللہ عنھم کے خلاف کسی واقعے اور روایات کو تسلیم نہیں کرتے، بلکہ اس کے انکار کو اپنا ایمان سمجھتے ہیں۔ قرآن مقدس اور حضور اکرم صلی

[1]۔احکام شریعت

اللہ علیہ وسلم کی احادیث طیبہ سے بھی ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت اور ان کے دشمنوں سے نفرت کا درس ملتا ہے۔

## حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے سنہری الفاظ

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کو کاتب وحی بنایا تھا۔۔۔ اورآپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی کو کاتب وحی بناتے تھے جو ذی عدالت اور امانت دار ہو تا تھا۔([1])

## حضرت معاویہؓ کے چند انقلابی کارنامے

- اسلامی شہروں سازشوں کے ذریعے فتنہ پھیلانے والے خَوارِج کی سرکوبی فرمائی، یہاں تک کہ فتنہ مکمل طور پر ختم ہو گیا۔) فیضان امیر معاویہ، ص128
- آپ کے حکم سے تاریخ کی پہلی کتاب کتابُ المُلُوک وَاَخبَارُ الْمَاضِین لکھی گئی۔
- ۲۸ ہجری میں اسلام کی سب سے پہلی بحری فوج کی قیادت فرمائی اور قُبرُص کو فتح کیا
- بحری جہاز بنانے کے لئے 49ہجری میں کارخانے قائم فرمائے اور ساحل پر ہی تمام کاریگروں کی رہائش وغیرہ کا انتظام کر دیا تاکہ بحری جہاز بنانے کے اہم کام میں خَلل واقع نہ ہو۔([2])
- مکتوبات پر مہر لگانے کا طریقہ رائج فرمایا جس کا سبب یہ بنا کہ آپ نے ایک شخص کیلئے بَیْتُ المال سے ایک لاکھ درہم دینے کا حکم تحریر فرمایا لیکن اس نے تَصَرُّف کر کے اسے ایک کے بجائے دو لاکھ کر دیا، آپ کو جب اس خیانت کا عِلْم ہوا تو اُس کا مُحاسَبَہ فرمایا اور اس کے بعد خُطوط پر مہر لگانے کا نِظام نافِذ فرما دیا۔([3])

---

[1] ۔ ازالۃ الخفاء از شاہ ولی اللہ محدث دھلوی رح

[2] ۔ فتوح البلدان، ص161

[3] ۔ تاریخ الخلفاء، ص160

- سرکاری خُطوط کی نقل محفوظ رکھنے کا نظام بنایا۔([1])
- سب سے پہلے کعبہ شریف میں منبر کی ترکیب بنائی۔ اور سب سے پہلے خانہ کعبہ پر دِیبا و حَرِیر)یعنی ریشم (کا قیمتی غلاف چڑھایااور خدمت کے لیے مُتَعَدِّد غلام مُقَرَّر کیے۔
- عوام کی خیر خواہی کیلئے شام اور روم کے درمیان میں واقع ایک مَرْعَش نامی غیر آباد علاقے میں فوجی چھاؤنی قائم فرمائی۔([2])
- اَنْطَر طُوس،مَرَقِیَّہ جیسے غیر آباد علاقے بھی دوبارہ آباد فرمائے۔
- نئے آباد ہونے والے علاقوں میں جن جن چیزوں کی ضرورت تھی،اُن کا انتظام فرمایامثلاً لوگوں کو پانی فراہم کرنے کے لئے نہری نظام قائم فرمایا۔۔
- رعایا کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے محکمہ بنایا جس کے تحت ہر علاقے میں ایک ایک افسر مقرر تھا تا کہ وہ لوگوں کی معمولی ضرورتیں خود پوری کرے اور بڑی ضرورتوں سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہکو آگاہ کرے نیز ان کو کسی بھی گھر میں آنے والے مہمان یا بچے کی ولادت کے بارے میں معلومات رکھنے کا حکم دیا تاکہ ان کے وظائف کی ترکیب بنا سکیں۔)([3])

آخر میں اقبال کا شعر ملاحظہ ہو۔

دِیں اذانیں کبھی یورپ کے کلیساؤں میں — کبھی افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں
دشت تو دشت ہیں،دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے — بحرِ ظلمات میں دوڑا دیے گھوڑے ہم نے
شان آنکھوں میں نہ جچتی تھی جہاں داروں کی — کلِمہ پڑھتے تھے ہم چھاؤں میں تلواروں کی
تجھ سے سرکش ہُوا کوئی تو بگڑ جاتے تھے — تیغ کیا چیز ہے،ہم توپ سے لڑ جاتے تھے
نقش توحید کا ہر دل پہ بٹھایا ہم نے — زیرِ خنجر بھی یہ پیغام سُنایا ہم نے

---

[1]۔ تاریخ یعقوبی،ج2،ص145
[2]۔ فتوح البلدان،ص265
[3]۔ البدایہ والنہایہ،ج8،ص134،مرأۃ المناجیح،ج5،ص374

وَ آخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ یَا رَبِّ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِالْخَلْقِ کُلِّھِم .

**اگر آپ کو ہماری یہ کاوش پسند آئی اور مستقل اس علمی و تحقیق پلیٹ فارم پر کام کرنا چاہتے ہیں تو ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں اور خطبات اور علمی مواد حاصل کریں۔**

**مجلس خطباء اہلسنت میں شمولیت کے لیے رابطہ نمبرز**

**0301-7100629**

## زیر انتظام: مجلس خطباء اہلسنت پاکستان

## تعاون اشاعت :وائیٹل اسلامک ریسرچ سنٹر ہارون آباد